9934 ـ كافر عورت كا مسلمان عورت كو ديكھنے كے حكم كى مزيد وضاحت

سوال

آپ نے كہا تھا كہ كافر عورتوں كے ليے مسلمان عورت كو بغير پردہ كے ديكھنا جائز ہے، ليكن ميں مطمئن نہيں ہوئى، اس ليے كہ آپ نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے ايك حديث بھى ذكر كى ہے كہ وہ ايك يہودى عورت كے سامنے آئى تھيں.
برائے مہربانى آپ موضوع كى مزيد وضاحت كريں، كيونكہ ميرے سسرالى رشتہ دار كفار ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سب تعريفات اللہ تعالى كے ليے ہيں، اور اللہ كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم پر درود و سلام كے بعد:

سوال كرنے والى آپ كى پردہ اور عزت و حشمت اور لباس كے متعلق، حتى كہ كافر عورتوں كے سامنے آنے كے متعلق آپ كى يہ حرص ايك ايسے دور ميں جہاں شرم و حياء كم ہو چكى ہے، اور غيرت نام كى چيز كمزور ہو كر رہ گئى ہے، يہ قابل ستائش ہے، اس پر آپ كا جتنا بھى شكر ادا كيا جائے كم ہے.

رہا يہ مسئلہ كہ كافر عورت كا مسلمان عورت كى جانب ديكھنا اور مسلمان عورت كا اس كے سامنے وہ كچھ ظاہر كرنا جو عادتا ظاہر ہوتا ہے، اس مسئلہ ميں پہلے اور آج كے علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، آپ كواس مسئلہ ميں علماء كرام كے اقوال كا خلاصہ اور ہر قول كى دليل سوال نمبر (2198) كے جواب ميں ملے گى آپ ا سكا مطالعہ كريں، اور آپ يہ ملاحظہ كرينگى كہ جس نے كافر عورت كا بغير پردہ كے مسلمان عورت كو ديكھنا جائز كہا ہے اس كے پاس اس كى ايك سے زائد دليل ہے.

ليكن يہاں ايك چيز كى طرف اشارہ كرنا ضرورى ہے وہ درج ذيل ہے:

1 ـ بلا شبہ سچے مومن كو جب كسى مسئلہ ميں كوئى ايك شرعى دليل مل جائے جو اس مسئلہ پر ظاہرى اور واضح دلالت كرتى ہو تو اس كے ليے اس دليل پر عمل كرنا لازم ہو جاتا ہے، اور اس پر عمل كے ليے دو يا اس سے زيادہ دليلوں كا ہونا ضرورى نہيں ہوتا.

2 ـ يہ كہ جب كافر عورت امن والى نہ ہو اور اس سے خدشہ ہو كہ وہ مسلمان عورت كا وصف بيان كرتى پھرےگى، يا پھر اس كى عزت كے ساتھ كھيلےگى تو پھر مسلمان عورت كو اس سے احتراز كرتے ہوئے پردہ كرنا چاہيے، يا پھر

اس جیسی عورت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کرے.

3 ـ کافر عورتوں سے مسلمان عورت کا پردہ کرنے والا قول معتبر قول ہے، اور اس کی صحیح توجیح ہے، کئی ایك سلف رحمہ اللہ نے کافر عورت سے پردہ کرنے کا کہا ہے؛ اس لیے اگر مسلمان عورت اپنے دین کے لیے احتیاط چاہتی اور اس قول پر عمل کرنا چاہتی ہے تو وہ اس پر عمل کر سکتی ہے، اسے حق حاصل ہے.

اس کے ورع و تقوی، اور شبہات سے دور رہنے کی حرص رکھنے کی بنا پر اس کے لیے خیر کی امید کی جائیگی، لیکن اس کے شایان شان یہ نہیں کہ جو اس کی مخالفت کرے وہ ا سکا انکار کرتی پھرے، کیونکہ علماء کرام کے مابین یہ اجتہادی مسئلہ ہے، اور خاص کر جب اس کافرہ عورت سے کوئی خطرہ نہ ہو.

4 ـ عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے محرم مردوں یا مسلمان عورتوں کے سامنے بھی اپنے آپ کو ظاہر کرنے میں وسعت نہ کریں، چہ جائیکہ کافر عورتوں کے سامنے، بلکہ وہی اعضاء ظاہر کریں جو عادتا ظاہر کیے جاتے ہیں، مثلا ہاتھ، گردن، بال، پنڈلیاں، اور پھر (شرم و حیاء تو ایمان کا ایك حصہ ہے) .

اور سوال نمبر (6596) کے جواب میں اس کی مزید وضاحت اور فائدہ ہے، آپ ا سکا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی کو ہی زیادہ علم ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پراپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .